نقش آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

ڈونلڈ ٹرمپ کا اسلام کے خلاف طبل جنگ

عالمی استعمار امریکہ یوں تو گزشتہ پچاس برس سے عالم اسلام کے خلاف ہر میدان میں صف آراء چلا آرہا ہے، اب تک جتنے امریکی صدور گزرے ہیں ان کے ایجنڈے میں اسلام دشمنی نمایاں ہوتی تھی، لیکن پھر بھی مختلف نمائشی اقدامات اور خوشنما نعروں کے ذریعے وہ کچھ نہ کچھ مداوا کرتا تھا، لیکن اب نو منتخب، نسل پرست، متعصب امریکی ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکی چہرے پر پڑے منافقت کے نقاب کو مکمل طور پر بے نقاب کر دیا ہے اور بغیر کسی لگی لپٹی ومنافقت کے دنیا کے سامنے امریکہ کا اصل چہرہ اور اس کے مکروہ عزائم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنی تقریب حلف برداری کی پہلی تقریر کے دوران آشکارا کر دیئے اور ساتھ ہی تقریب حلف برداری میں امریکہ کا سیکولرازم بھی اُس وقت ہواؤں میں اُڑا دیا جب ٹرمپ نے اپنی بیوی کے ہاتھ پہ رکھے انجیل کے نسخے پر ہاتھ رکھ کر حلف اٹھایا۔ اسی طرح مختلف عیسائی فرقوں کے پادریوں نے بھی انجیل کے مختلف ایڈیشنز کی تلاوت کی اور اپنے یہودی تجارتی دوست وسیاسی پارٹنر اسرائیل کو خوش کرنے کے لئے یہودی راہب سے تورات کی تلاوت بھی کی۔ یہ تقریب حلف برداری عالم اسلام کے لئے واضح پیغام تھا کہ عیسائی مذہب اور عیسائی بنیاد پرستی ہی امریکی حکومت، سیاسی نظام اور ریاست کی مرکزی کلید ہے۔ گویا ٹرمپ دراصل اسلام کے خلاف جارج ڈبلیو بش کی اعلان کردہ نئی صلیبی جنگوں کو مزید پھیلانے اور تسلسل کو قائم رکھنے کا جدید ایڈیشن ہے۔ دوسرے لفظوں میں ٹرمپ کو ہندوستانی تنگ نظر، مسلم دشمن نریندر مودی کہہ سکتے ہیں کیونکہ ٹرمپ بھی نریندر مودی کی طرح عیسائی، بنیاد پرستی پر یقین رکھتا ہے۔ مودی، ٹرمپ میں قدر مشترک اسلام اور پاکستان دشمنی ہے۔ تاہم یہ امر خوش آئند ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف الیکشن مہم میں مسلسل بیانات پر کیتھولک عیسائیوں کے روحانی پیشوا پوپ فرانسس ڈونلڈ ٹرمپ کو عیسائیت سے خارج قرار دے چکے ہیں لیکن اسکی اسلام دشمنی اور پاگل پن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی، بہرحال پوپ کا یہ فیصلہ قابل ستائش ہے۔

اقتدار کے پہلے ہی ہفتے اس نے چن چن کر مسلمانوں کے خلاف ایگزیکٹیو آرڈر کے ذریعے نفرت وتعصب کا اظہار کھل کر شروع کر دیا ہے اور سات مسلم ملکوں کے ویزہ ہولڈر پناہ گزینوں پر امریکہ کے دروازے بند کر دیئے اور ایئرپورٹس پر ان کے ساتھ سفری دستاویزات کے باوجود ہتک آمیز سلوک برتا جارہا

ہے لیکن اس امتیازی اور متعصب فیصلے کے خلاف سارے عالم اسلام اور خصوصاً عربوں نے چپ سادھ رکھی ہے جوکہ انتہائی تکلیف دہ امر ہے۔ دوسری جانب ٹرمپ کے مسلمانوں کے خلاف جاری نفرت انگیز اقدامات اور مسلم کش پالیسیوں کی روک تھام کیلئے امریکہ سمیت یورپ بھر کے ہزاروں لاکھوں عیسائی، یہودی اور لامذہب، لبرل، سیکولر عوام نے بھی مسلمانوں کیساتھ مل کر بڑے بڑے مظاہرے شروع کر دیئے ہیں۔ گویا

ع پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے

اسی طرح دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیموں نے سات مسلم ممالک کے باشندوں کی آمد پر پابندی کے فیصلے کو امتیازانہ اور متعصّبانہ قرار دیا ہے اور کونسل آف امریکن اسلامک ریلیشنز نے اس فیصلے کو عدالت میں چیلنج کر دیا ہے اور امریکی کورٹ نے بھی ٹرمپ کا یہ فیصلہ امریکہ کے مفادات کے منافی قرار دے کر کالعدم قرار دے دیا ہے۔ یوں تو ٹرمپ کے حالیہ اقدامات اور مستقبل کی سیاسی صورتحال سارے عالم اسلام کے مسلمانوں کے لئے قابل تشویش اور صبر آزما ہے لیکن ہر شر کے پہلو سے اللہ تعالیٰ خیر کا پہلو بھی نکالنے پر قادر ہے۔ جس طرح کمیونزم کے علمبردار سوویت یونین کو اسی کے صدر میخائل گورباچوف نے اپنی پالیسیوں کے باعث شکست و ریخت سے دوچار کر دیا تھا، اسی طرح ٹرمپ بھی امریکہ کا گورباچوف ثابت ہوگا، کیونکہ اس کا آئیڈیل روس اور اس کے شدت پسند دوست صدر پیوٹن ہیں اور ٹرمپ آگے چل کر سرمایہ دارانہ نظام کے علمبردار امریکہ و مغرب میں سوشلزم کی تنفیذ چاہتے ہیں کیونکہ ڈیموکریٹک پارٹی کے صدارتی ٹکٹ کے امیدوار برنی سینڈرڈ نے پہلی مرتبہ امریکی نظام میں تبدیلی یعنی سوشلزم کا نعرہ لگایا لیکن اس کو کچھ وجوہات کی بنا پر امریکی صدارت کا ٹکٹ نہ مل سکا اور پھر ٹرمپ نے اسے تبدیلی کا نام دے کر اپنی متنازعہ الیکشن مہم چلائی اور اب یہ سوشلزم پر مبنی صدارتی مہم کے نعروں کی بنیاد پر عملی اقدامات کر رہا ہے، جس سے سرمایہ دارانہ نظام پر قائم حکومت اور امریکی معاشرہ بری طرح لرز رہا ہے۔ اگر ٹرمپ اسی طرح سرمایہ دارانہ نظام پر قائم امریکہ میں سوشلزم کا نظریہ شامل کرتا رہا تو ان شاء اللہ آئندہ چار سالوں میں امریکی کی بنیادیں تک ہل جائیں گی۔

الیکشن میں ٹرمپ نے امریکی حکومتی اور اسٹیبلشمنٹ کے نظام کو چیلنج کرنے کا جو دعویٰ کیا تھا وہ اب ایک ایک کر کے پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جو آگے چل کر امریکی اسٹیبلشمنٹ و کانگریس سے ہضم نہ ہو اور یہ ٹرمپ کے مواخذہ کا سبب بھی بن سکتا ہے اور یہ بڑے سیاسی و انتظامی بحران کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوسکتا ہے۔ ''امریکہ میں ایک عرصے سے دو مختلف الرائے طبقات کے درمیان کشمکش جاری ہے ایک طبقہ ورلڈ آرڈر کے نام پر پوری دنیا میں اپنا نظام نافذ کرنا چاہتا ہے اور اس کے لئے اس نے باقاعدہ جنگی مہمات شروع کر رکھی ہیں جس پر سالانہ اربوں ڈالر صرف کئے جا رہے ہیں، دوسرا طبقہ اس کے برعکس خیالات کا حامل ہے جو دوسرے ممالک میں بے جا اور بے محل مداخلت کے نام پر جنگی کاروائیوں کے خلاف، داخلی سطح پر

امریکی معاشی نظام مضبوط بنانے اور عالمی سطح پر کینیڈا کی طرز کا کردار ادا کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ایک عرصے بعد ثانی الذکر طبقہ برسراقتدار آیا ہے جسکی قیادت ڈونلڈ ٹرمپ کے ہاتھ میں ہے، بادی النظر میں دیکھا جائے تو ڈونلڈ ٹرمپ کی یہ پالیسیاں یکطرفہ طور پر مسلمانوں کے خلاف معلوم ہوتی ہیں۔اسی طرح انہوں نے میکسیکو کے باشندوں کی آمد بھی روکنے کیلئے سخت اقدامات کئے ہیں حتیٰ کہ یہ باشندے مسلمان نہیں بلکہ عیسائی ہیں، معاشی میدان میں انہوں نے چین کا مقابلہ کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔ڈونلڈ ٹرمپ کے ان اقدامات کے باعث امریکہ میں مختلف رائے رکھنے والے طبقات کے درمیان تقسیم مزید گہری ہوگئی ہے۔''

اسی لئے سیاسی تجزیہ کار بلکہ عام عقل وشعور والا انسان بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ مذہبی تعصب میں مبتلا ٹرمپ اقتدار میں رہ کر نفرت اور تشدد پھیلانے کا مزید سبب بنے گا اور ٹرمپ کی صدارت امریکہ کی تاریخ کا سب سے پر انتشار اقتدار ہوگا جس کا واضح ثبوت حلف برداری کی تقریب کے دوران واشنگٹن اور نیویارک کی شاہراؤں پر توڑ پھوڑ کی صورت میں ساری دنیا نے براہ راست دیکھا اور اب برطانیہ میں پہلے دورہ کے موقع پر لاکھوں برطانوی شہری اسکے آمد و پالیسی کے خلاف سراپا احتجاج ہیں، کیونکہ نسل پرست ٹرمپ کی منفی سوچ، ظالمانہ پالیسیاں، متعصّبانہ اقدامات اکیسویں صدی کے امریکہ کو ہٹلر کے نازی ازم میں دھکیل رہے ہیں۔

مختصر یہ کہ سرمایہ دارانہ اور نیو ورلڈ آرڈر اور گلوبلائزیشن نظام کا علمبردار امریکہ اب محدود تنگ گلی کی سیاست و کاروبار کی جانب آ رہا ہے جو کہ خوش آئند امر اس طرح ہے کہ پوری دنیا کی جان اس خوامخواہ کے ''پولیس مین'' کی مداخلت سے آگے چل کر چھوٹ سکتی ہے۔خوش آئند امر یہ بھی ہے کہ ٹرمپ کے اسلام دشمن اقدامات کے نتیجے میں امریکہ ومغرب میں مسلمانوں کے ساتھ تعصب اور نفرت ہمدردی میں بدل گئی ہے، اور وہاں کے عوام کھل کر مسلمانوں کے حق میں کھڑے ہوگئے ہیں۔اس قربت سے مغربی عوام ۱۱/۹ کے حادثہ کے بعد کی صورتحال کی مانند قرآن ، اسلام، سیرت الرسول کا مطالعہ اور سمجھنے کی مزید کوشش کریں گے۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے ۔۔۔ اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

صدر وفاق المدارس حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ کی وفات

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز ۔۔۔ یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

گزشتہ ایک دو ماہ عالم اسلام کیلئے بہت بھاری ثابت ہوئے، بڑے بڑے اکابرین ، نیکوکار، صالحین کی متاع گرانمایہ ہم سے دست اجل نے چھین لی ہے، دینی حلقوں کو صف ماتم لپیٹنے کا موقع ہی نہیں مل رہا، ایک کے بعد دوسرے اور پھر تیسرے جگر شگاف اور دل خراش جانکاہ حادثوں کی خبروں نے